

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی قیمت سالیانہ معہ محصول ے

نمبر ۷ جلد ۴ لودیانہ ۱۷ فروری ۱۸۷۶ء قیمت فی پرچہ ۶ پائی

اشتہار

منجانب

صاحبان ہل اور ہیتھ ایجنٹان تجارت بیرونی

مقام لنڈن نمبر ۳ چیپ سیڈ

واضح رہے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے بمقام لنڈن نمبر ۳ چیپ سیڈ میں بڑی رونق اور کامیابی کے ساتھ کئی سال سے کاروبار تجارت مال برآمد جاری رکھا فی الحال صاحبان **ہل** اور **ہیتھ** انکے قایم مقام ہوکر پادری صاحبان و دیگر صاحبان ہندوستانی و یورپین کی خدمت میں جنھیں لنڈن سے کچھ اسباب منگانے کی ضرورت ہو فرمایش کے لئے التماس کرتے ہیں۔ صاحبان **ہل** اور **ہیتھ** نے مدت سے اشیا کی خرید و فروخت میں کامل تجربہ حاصل کیا ہی اور ہمیشہ عمدہ و نادر اشیا کو حتی الامکان ارزاں قیمت پر بھیجنے میں سعی و کوشش کرتے رہے ہیں اور ہر قسم کا اسباب مثلاً کل و جیب گھڑی و زیورات ادویات آلات سواری یعنے بگھی وغیرہ ساخت لنڈن و دیگر ولایت کے اسباب حسب خواہش مشتری خرید کر بحفاظت تمام بند کرکے مشتریان کی خدمت میں دیار و امصار میں بھیجتے ہیں جس سے کرایہ و دیگر اخراجات میں بڑی کفایت ہوتی ہی اور صاحبان سے کچھ کمیشن بھی نہیں لیتے ہیں مناسب ہی کہ جو صاحبان جلد جس قدر اسباب طلب فرماویں قیمت اسکی ہمراہ اپنی درخواست کے بھیجدیں یا کسی ایجنٹ مقیم لنڈن کے نام ہنڈوی روانہ فرماویں جو ہنگام پیش کرنے فرد قیمت اسباب کے زر قیمت ادا کریں +

صاحبان **ہل** اور **ہیتھ** امریکن پادری صاحبان مقیم لودیانہ اور دارکاٹ اور ڈیلورا اور بیروٹ اور قسطنطنیہ کے ایجنٹ ہیں جو صاحبان کچھ دریافت کرنا چاہیں صاحب مہتمم نور افشاں سے دریافت کر سکتے ہیں +

بہشت ہی جگہ خوشی کی
مسیح کا رحم ابدی
فرشتے واں ہیں بے شمار
سب ہیں مسیح کے تابعدار

خاص تخت یہوواہ کا
سندر اب ہی انجس جا
دیندار لوگوں کے ساتھ
جوڑ کرکے اپنے ہاتھ

نور افشاں

صاحب شمس الاخبار نے پرچہ مطبوعہ ۴ فروری ۷۶ء میں پھر تحریر فرمائے ہیں کہ مسلمان کلام الٰہی کے بموجب بت پرست ہیں۔ اور ہماری نسبت لکھتے ہیں کہ کسی غیر قوم منشی نے دخل در معقولات کیا ہی یہہ گمان صاحب شمس الاخبار کا غلط ہی کیونکہ وہ رائے ہماری ہی اور کسی غیر قوم منشی کا اُس رائے میں دخل نہیں اور نہ کبھی دخل ہوا ہی اور نہ ہوگا۔ ہم صاحب شمس الاخبار سے کسی قسم کی بحث نہیں کرنی چاہتے اور اس امر میں کہ اہل اسلام بت پرست ہیں ہم متفق نہیں ہو سکتے۔ ہاں اگر کہا جاوے کہ بعض مسلمان قرآن کی تعلیم کے برخلاف قبروں و پیروں کو پوجتے ہیں تو بیشک وے پوجنے والے بت پرست ہیں اور اسیطرح وے عیسائی جو رومن کیتھلک کے مانند مریم کو اور پیروں کو مانتے ہیں بت پرست ٹھہرتے ہیں پر ان بدعتیوں کی یہہ حرکات نہ دین عیسوی اور نہ دین اسلام پر عاید ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ یہہ حرکات ہر دو دین کے اصول کے برخلاف ہیں۔ لفظ بت پرست کے عام اور اصطلاحی معنے یہہ ہیں کہ مخلوق کو خالق کے مانند ستایش و سجدہ کرنا +

اہل اسلام کا دعوی یہہ ہے کہ ایک خدا کے سوائے کسی دوسرے کی پرستش نہ کرنا چاہئے اور یہہ ہی خدا خالق مالک پروردگار اور عاقبت میں سزا و جزا کا دینیوالا ہے۔ اور اُنکی تمام تواریخ گواہی دیتی ہے کہ یہہ دین بت پرستوں کا دشمن بلکہ بت شکن ہے۔ ہاں واحد خدا کو وحدت فی التثلیث و التثلیث فی الوحدت نہیں مانتے اور یہہ اُنکی بڑی بھاری غلطی ہے۔ لیکن خیال کرنا چاہئے کہ وے اس مسئلہ کو بیلئے نہیں مانتے کہ وے اُسکو خدا کی وحدانیت کے برخلاف خانگی بت پرستی سمجھتے ہیں۔ خدا چاہے تو وے اپنی اُس بھاری غلطی سے واقفیت پاکرکے یہہ جان لیں کہ مسئلہ تثلیث فی الوحدت و وحدت فی التثلیث خدا کی وحدانیت میں مطلق خلل نہیں پہونچاتا +

صاحب شمس الاخبار کو یاد رکھنا چاہئے کہ اہل یہود و بر ہمو و یونٹیرین و دیسٹ وغیرہ مسئلہ تثلیث کے منکر ہیں لیکن یہہ سُننے میں آئے کہ یہہ بت پرست ہیں ہاں پاک کلام میں لالچ بت پرستی کہلاتی ہے اسلئے کہ وہ جو سونا چاندی کو خدا سے زیادہ پیار کرتا ہے ایک طرح سے بت پرست ٹھہرتا ہے۔ پر یہہ علت کسی خاص فرقہ یا قوم پر نہیں لگتی بلکہ سب قوم لالچ کے سبب سے بموجب کلام اقدس بت پرستی کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ ہمارے اتنے لکھنے سے ہمارے گمانکی راستی و صداقت بخوبی ظاہر ہوگی +

اگر ہم چاہتے ہیں کہ غیر قوموں کو مسیح کے ایماندار بناویں تو اُنپر کسیطرح کا بھی الزام نہ لگاویں لیکن جہاں تک خدا کے فضل سے اُنکے پاس سچائی پہونچی ہے تو ہم اُس سچائی کے مقر ہوکرکے اُنکو انجیل کی اُن سچائیوں کی طرف راجع کریں جسپر اب تک وے ایمان نہیں لائے۔ اہل اسلام کا یہہ قصور نہیں ہے کہ سچے خدا کو چھوڑکر بتونکی پرستش کرتے ہیں لیکن یہہ کہ خدا کی کلام یعنے توریت و زبور و انجیل کی پوری تعلیم درباب خدا اور نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح قبول نہیں کی۔ وبس +

صاحب فرینڈ آف انڈیا بہت افسوس کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں

کہ کلکتہ سینس ایسوسی ایشن و انڈین لیگ کے صاحبان ہر مجلس نے یہہ چاہا کہ ہم دونو متفق ہوکر ایک اعلیٰ درجہ کا مدرسہ جاری کریں جسمیں ہر قسم کے علوم کی تعلیم دیجاوے مگر اُنمیں اتفاق نہو سکا اور اپنے کام میں کامیاب نہ ہوئے۔ کیونکہ وے ایک جلسہ میں سخت و سست باتوں پر آگئے +

اسپر صاحب انڈین مرر فرماتے ہیں کہ اُنکا نفاق اتفاق سے بہتر ہے +

ہم ہر دو صاحبان کے دل سے خیر خواہ ہوکر کہتے ہیں کہ اگر اتفاق نہیں ہوتا تو علیحدہ علیحدہ اپنا کام جاری کریں تاکہ ایک دوسرے کے حسن عمل سے ایک دوسرے کے کاموں میں ساعی ہو کیا اچھا ہو کہ اگر پنجاب کے صاحبان ذی علم ان دونو مجلسوں کے نمونہ پر یہاں بھی ایسی ہی سینس ایسوسی ایشن قایم کریں +

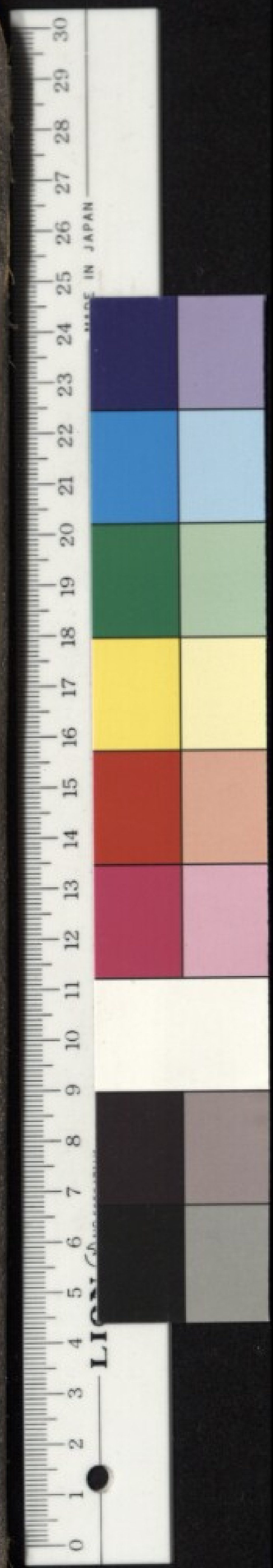
صاحب صادق الاخبار لکھتے ہیں کہ ترکی روم کی بدانتظامی کا حال بہت کچھہ معلوم ہوا کہ سلطان بھی اسکے مقر ہیں کیونکہ جو فرمان انہوں نے دربارہ عمدہ انتظام کے جاری کیا ہے اُسکا عمل طور پے افسران سلطان عملدرآمد نہیں ہونے دیتے یہہ بات تو عوام کو معلوم ہے کہ سلطان بغیر امداد افسران کے کیونکر عمدہ انتظام کر سکتے ہیں اور سُنگیا کہ جو پروگرام انتظام کا سلطان نے تجویز کیا تھا اُسے متعصب مسلمان مخالفت کرتے ہیں اور مسلمان اسباب سے نہایت ناراض ہیں کہ اب عیسائیوں کو عہدے ملینگیں کاشتکار تو نہایت ہی خوش ہونگے کہ اب ٹکس کلکٹری عوام کی رضامندی سے مقرر ہوا کرینگے دیکھئے کیا کیا خرابیاں اسمیں پڑتی ہیں +

آرین نامے اخبار جسکا ذکر اخبار نور افشاں مطبوعہ ۱۳ فروری ۱۸۷۳ء میں ہوچکا ہے سفتہ حال میں اُسکے دو نمبر یعنے اول و دوم ہمارے پاس پہنچے۔ ہمنے صاحب اخبار کے خیالات بہت عمدہ پائے۔ ہر قسم کے آرٹیکل اسمیں درج ہوتے ہیں جسسے پایا جاتا ہے کہ یہہ اخبار بہت جلد ترقی پکڑیگا کیونکہ اول تو ارزاں یعنے قیمت چھہ پائی دوم خیالات عمدہ پھر ترقی پانے میں کیا شک ہے +

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

بختیار کا پٹیالہ جانا اور وزیر علی اور اُسکے ہمراہیونکا ہمراہ ہونا

باتوں میں بڑی رات گذر جانیکے باعث صبح بختیار کی آنکھ بہت دن چڑھے کھلی موسیح بہت اونچا دیکھ کر افسوس کے ساتھ بٹھیاری سے کہنے لگا کہ نیک بخت تونے بھی سویرے نہ جگایا میں چاہتا تھا کہ ٹھنڈے میں بازار کا سودا چکا لیتا اور کام کاج سے فراغت پا ڈیرے میں آرام کرتا خیر اسی جیص بیص میں منہہ ہاتھہ دھو کر اور بہن سرپر پگڑی باندھ جیوں تیوں کرتے بازار میں جا نکلا اور اپنے بزرگ آڑھتی کی دکان پر پہونچ کر سلام علیک کرکے بیٹھ گیا مزاج پرسی کے بعد جب اُسنے سودے سلف کا ذکر اٹھایا تو وہ خیر اندیش بوڑھا یہہ زبان پر لایا کہ یہاں ایک جگہہ بیٹھ رہنے میں کچھہ فایدہ نہیں اگر تم ان گرد و نواح کے شہروں میں پھر پھراکر یہاں کا مال وہاں لیجاکر ڈھلاتے رہتے تو بیشک فایدہ اُٹھاتے شالا یہاں کے کیس پٹیالہ میں اور پٹیالہ کی چوڑیاں انبالہ میں بڑی قدر پاتی ہیں اگر ان شہروں کے اندر ایک آدہ چکر لگالو تو اُمید ہے کہ دُگنے نہیں ڈیڑھ سو تکا نفع ضرور ہو رہیگا۔ بختیار کو یہہ صلاح بہت پسند آئی اور اُسیوقت صبح کے ارادہ پر پٹیالہ کی تیاریوں میں مصروف ہوگیا اُسی اثنا میں وزیر علی معہ اُسکے رفقا سرا کی طرف جاتے ہوئے نظر پڑے اُنکو بلاکے بڑی خاطرداری سے دکان میں بٹھالیا اور اپنے سفر کے ارادے پر مطلع کیا پٹیالہ کا نام سنکر اُنہوں نے بھی ساتھہ چلنے کی ٹھہرائی تاکہ ایکدوسرے کی صحبت میں جی بہلے اور آرام سے کٹ جائے اُنکی رفاقت سے نہایت محظوظ ہوکر بختیار نے شکریہ ادا کیا۔ غرض دکان کے کام کاج سے فراغت پا دکانداروں سے رخصت ہوئے اور سرا کیطرف جاتے ہوئے جب بوچ چکے دکان تک پہونچے تو



دروازہ میں انکے رفیق داڑھی والے بوڑھے سے ملاقات ہوئی بختیار نے بڑے تپاک کے ساتھ اُس سے ہاتھ ملایا اور اِدھر اُدھر کی باتوں میں اپنے صبح کے کوچ کی بھی سنادی فیلسوف صاحب اِس جدائی پر نہایت متاسف ہوئے اور میرحسن کے اُس شعر کی جس میں مسافر سے بیت کرنیکو منع کہا گیا ہو تصدیق کرکے فرمانے لگے کہ بیشک مسافر کی دوستی آخر قلق کا سخت داغ دلپر چھوڑ جاتی ہے غرض سلام بندگی کرکے اُن سے ہاتھ چھوڑا جب سرا میں داخل ہوئے تو بختیار نے جاتے ہی بھٹیاری سے کہکر اپنے رفیقوں کے لئے کھانیکی تیاری کروائی اور آپ حقہ بھر کر انکے پاس بیٹھکر سلگانے لگا ہی تھا کہ یوچ جی بھی اُنکے کوچ کی خبر سنکر اپنے ایک دو مصاحبوں کے ساتھ رخصت کرنیکے بہانہ سے وہاں پر آنکلے جب بیٹھکر معمولی گفتگو سے فراغت پاچکے تو وزیر علی نے اپنے نام کا ایک خط جیب سے نکالکر انکے روبرو پڑھنا شروع کردیا جسکا مضمون یوں تھا کہ بھائی آپ کو دلی چھوڑے عرصہ ہوا ہے پنجاب میں گئے اور خواب خرگوش میں جاسوئے ہم لوگوں کی انتظار کا کچھ خیال نہ کیا اگرچہ ہم چشم براہ اور گوش برآواز بیٹھے ہیں۔ آپ جیسا وطن دوست جسکے دلمیں حرارت قومی بھری ہوئی معلوم دیتی ہے اگر ایسے نازک وقت میں مُنہہ چھپائے چپ چاپ بیٹھے رہے تو بڑا تعجب ہے کیا ابتک آپ کو پنجابی رؤسا کے پاس جواب بالکل بے اختیاری کی حالت میں محض نام کے رئیس بنے ہوئے ہیں اپنے مفوضہ پیغام کے پہونچانیکا موقعہ نہیں ملا اور اگر ملا تو انکی توجہ کا کیا حال ہے یعنے جو مژدہ آپ ہماری طرف سے لیکے گئے تھے اسکو انہوں نے دل وجان سے تسلیم کیا ہے یا نہیں۔ پنجاب کے عام لوگ جو لاچاری کی حالت میں ہتھیار چھوڑ چھاڑ بیدست و پا ہو حال میں بجائے سپاہگری کے کاشتکاری کی طرف متوجہ ہوگئے ہیں اگر قابو پاویں تو مغلیہ خاندان کی سپاہگری از سر نو قبول کرنیکو تیار ہیں یا نہیں ہم تو یہی یقین کئے بیٹھے ہیں کہ جیسا انکے سرداروں کے دماغ سے ابھی سرداری اور امارت کے خیالات بالکل زائل نہیں ہوئے ویسا ہی

وہ لوگ بھی اپنے آبائی اور اجدائی پیشہ کے حصول کے لئے ایک جنگی پیشہ اور ہزار اُٹھے ہوجاوینگے۔ یہہ بھی دیکھنا چاہئے کہ مہاجن اور تجارت پیشہ لوگونکی کیا صورت ہے آیا ضرورت کے موقعہ پر وہ لوگ سودی یا بلا سودی روپیہ کی امداد دینے والے ہیں یا نہیں آپ جانتے ہیں کہ زر کے بغیر یہ بالکل نہیں چل سکتا اور نہ پیشہ کے سوا جنگی سپاہ کا نوکر رکھنا اور براہ آنا ممکن ہے مگر آپ نے اپنی کارگذاری ابتک کچھ نہیں لکھی کہ لوگوں سے کس کس طور پر ملاقات ہوئی ہے اور کہاں کہاں اپنے منصوبونکے اظہار کا موقعہ ملتا ہے اور عام لوگوں کے خیالات سے اِس معاملہ میں کہاں تک اُمید بندھ سکتی ہے مہربانی کرکے لکھئے اور جلد لکھئے اور ہمارے اضطراب کو تسکین دیجئے یقین جانو کہ ہماری آنکھیں اور کان محض آپ کی طرف لگے ہوئے ہیں اور برسات کی چڑیا کی طرح اُس بوند کے لئے آسمان کیطرف زبان کھولے بیٹھے ہیں جو نہ صرف پنجاب کے لئے بلکہ کل ہندوستان کے لئے امرت سے زیادہ تاثیر رکھتی ہے ÷ آئندہ

ریویو

کتاب ہدایت الدنیا نام پر

یہہ کتاب ایک دیندار عورت ولایت زادی کی تالیف کی ہوئی ہے اب اسکو کرسچن ورنیکولر ایجوکیشن سوسائٹی نے بعد کرانے نظر ثانی پادری ویر صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں طبع کرائی ہے۔ اِس کتاب کے ۲۰۴ صفحہ ہیں کاغذ عمدہ تحریر خوشخط چھپائی صاف قیمت صرف برائے فائدہ عام کے ۴ر محصول ۲ر ہیں ÷

ہمنے اِس کتاب کو اول سے آخیر تک دیکھا اور پڑھا حقیقت میں اسکی باسمی پائی۔ اگرچہ نام اسکا ہدایت الدنیا ہی مگر دینی عمدہ نیوی احکاموں سے پُر ہے۔ شروع سے ایسے ڈھنگ پر اسکا مضمون چلا ہے کہ پڑھنے والیکا دل ہرگز یہہ نہیں چاہتا کہ ایک یا دو باب پڑھکر چھوڑ دوے بلکہ یہہ ہی ارادہ دل میں چلا جاتا ہے کہ بغیر سب مطالعہ کے ہرگز ہاتھ سے نہ رکھوں۔ کیونکہ اِس کتاب میں ایک آیا یعنے اصیل اور نیک بی بی کی سرگذشت ہے اور یہہ سرگذشت ۱۰ باب پر منقسم ہے علاوہ اسکے دو حکایت نہایت دلربا اور پند آمیز ہیں۔ ہم اپنے یقین سے کہتے ہیں کہ جو شخص اِس کتاب کو صرف ایک دفعہ غور سے دیکھ جاویگا اسکے بودے خیالات ضرور بدل جاوینگے اور دل میں ایک قسم کی روشنی پیدا ہو جاویگی ÷

اب ہم اسکے مضمون کی تشریح کرتے ہیں ناظرین ذرا غور سے مطالعہ فرماویں۔ پہلے باب میں بیان کیا ہے کہ آدمی آپسمیں دوستی اور محبت سے رہیں۔ اور نرم دلی سے ایک دوسرے پر مہر اور رحم کریں اس باب میں ایک عمدہ اور دلاویز حکایت ہے اور ایک ماجرا بیان کیا گیا ہے کہ جس سے ایک سخت دل عورت نیک بی بی کی صحبت سے نرم دل ہوگئی تھی ÷

آدمی کو ضرور لازم ہے کہ ہر ایک کے ساتھ آدمیت سے پیش آوے۔ بقول شخصے۔ آدمی را آدمیت لازمست صندلے را
بو نباشد ہیزمست ÷÷

اور نیز اِس بات پر خیال کرنا چاہئے کہ خدا نے ہر یک ملک کے انسانوں کو جو اِس دور دوار کے نیچے ہیں سو ایک ہی نطفے سے اور ایک ہی سرشت پر پیدا کیا ہر یک کو یہی ہاتھ پاؤں ناک کان دئے۔ اسمیں کچھ فرق نہیں۔ پس ہم سب کو چاہئے کہ بھائی بہن کے موافق آپسمیں محبت رکھیں اور ایک دوسرے پر مہر کریں۔ اور اگرچہ کوئی مرد یا عورت اِس دنیا میں دنیا کی تحفہ چیزوں سے کم رکھتا ہو یا مفلس ہو تو اُسکو ہلکا نہ سمجھیں ÷

دوسرے باب میں بیان کیا ہے کہ آدمی کی خصلت جبلی اور خبث اصلی کیا ہے حقیقت میں آدمی کی عادت جبلی وہ ہے کہ جو آدم سے سرزد ہوئی اور یہہ سبکو معلوم ہے کہ جیسا تخم ویسا پھل۔ پس انسان بذاتہ ہی گنہگار اور ناپاک ہے مگر خداوند نے

ہمپر یہہ فضل کیا کہ جب ہم گنہگار اور ناپاک ٹھہرے تو اُسنے ہمکو گناہ سے چھڑایا ہی اور پاک کرنے کو واسطے اپنا پیارا اکلوتا بیٹا ہمارے عوض دیدیا ہیں جو کوئی اُسپر ایمان لاتا ہی گناہ سے پاک ہوجاتا ہی +

تیسرے باب میں بیان کیا ہی کہ انسان ہرتو پیدا ہو ورنہ ابدی خوشی حاصل نکرسکیگا +

چوتھے باب میں بیان کیا گیا ہی کہ آدمی کس طرح اپنی بدخصلت کے عوض نیا دل حاصل کرے اس باب سے شلاشی دین کو نیک ایسا اچھا راستہ ملتا ہی کہ جس سے اپنی بدخصلت کو چھوڑ کر ضرور نیا دل حاصل کرے +

پانچویں باب سے تیرھویں باب تک دس احکام کی تشریح ہی جو نہایت عمدہ طور سے مفصل بیان ہی اور ایک حکم پر ایک واقعی امر بیان کیا گیا ہی +

اسکے بعد دو حکایت ہیں اور پھر کتاب کا خاتمہ +

ہمنے اس کتاب کی جیسی کہ یہہ کتاب ہو پوری پوری کیفیت نہیں لکھی کیونکہ ناظرین بروقت مطالعہ کے خود دیکھینگے کہ یہہ کتاب کیا خوبی رکھتی ہی +

ہاں ضرور اتنا ہمکو اور کہنا ہی کہ جن جن ممالک میں اُس حقیقی نور کی روشنی نے اپنا جلوہ دکھا رکھا ہی وہاں کے عورت مرد اپنا ئے جنس کے واسطے کیسی کیسی عمدہ کوششیں کرتے ہیں جسکا یہہ نمونہ ہی کہ یہہ کتاب ایک عورت ولایت زادنے ہندوستان کی نیک بیبیوں وصالح مردوں کے واسطے تالیف کی +

اگر کوئی صاحب کتاب مذکور کی خواہش کرے تو امریکن مشن پریس لودیانہ و نارتھ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی ڈیپو بک الہ اباد سے معہ قیمت اصل و محصول کے بہم پہنچ سکتی ہی +

ایک خیال خواہشمند کتاب مذکور کے اور بھی رکھیں کہ یہہ کتاب صرف ایکہزار طبع ہوئی ہی اور فروخت بھی ہوتی جاتی ہی اگر جلد منگا لینگے تو ملجاویگی ورنہ پھر ملنا مشکل ہوگا +

بقیہ اہل اسلام کے اعتراضونکے جوابمیں

اُس کے معنے یہہ ہیں کہ ذکریاہ نبی نے پیشین گوئی کے طور سے کہا کہ جب مسیح دنیا میں آویگا تو لوگ تیس روپیہ اُسکی قیمت ٹھہراوینگے - اور جب یہہ تیس روپیہ ملینگے تو لوگ ان سے کمہار کا کھیت مول لینگے معترض اعتراض کرتا ہی کہ یہہ پیشین گوئی ذکریاہ کی تھی - اور انجیل سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ پیشین گوئی مسیح میں پوری ہوئی - پس اس سے ثابت ہوتا ہی کہ عیسائی دین بیجا ہی اسلئے کہ مسیح سے پانچسو برس پہلے نبی نے پیشین گوئی کی تھی کہ وہ گنہگاروں کے ہاتھ بیچا جاویگا کاش کہ لوگ تعصب چھوڑ کے انہیں باتوں پر بخوبی غور کریں اور خداوند اُن کی رہنمائی کرے کہ وے سچ کو سچ اور جھوٹھ کو جھوٹھ جانیں +

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ایک یہہ بڑا بھاری اعتراض ہی کہ عیسیٰ نے بطرس کو شیطان کہا اور اُس سے ثابت ہی کہ بطرس ماننے کے لایق نہیں ہی اس بات کو ذرا دریافت کرنا چاہئے - سب کو معلوم ہی کہ عیسیٰ نے بارہ شاگرد چنے تھے کہ اُس کی موت کے بعد انجیل سُناویں - لیکن مسیح نے جب مرنے پر تھا اُن سے صاف کہا کہ میں فارقلیط تم پر بھیجونگا - اور وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتلاویگی وہ میری بزرگی کریگی اس لئے کہ وہ میری چیزوں سے پاویگی اور تمہیں دکھلاویگی - اور پھر اُس نے کہا کہ تمہارے لئے میرا جانا فایدہ مند ہی کیونکہ اگر میں نجاؤں فارقلیط تمپر نہ آویگی پر اگر میں جاؤں تو میں اُسکو بھیجونگا - اور پھر اُس نے اُن سے وعدہ کیا تھا کہ جب تک یہہ وعدہ پورا نہو یروشلم شہر سے باہر نہ نکلنا - اعمال کی کتاب میں بیان ہی کہ مسیح کی موت کے پچاس دن بعد سب حواریوں پرجبوے سب ایک جگہہ میں ہوکے دعا مانگتے تھے کس طرح روح القدس نازل ہوئی اور کس طرح اُس وقت سے لیکے روح القدس کی طاقت سے

انجیل سُناتے تھے اور بیشمار لوگ اُنکی باتوں پر یقین کرکے اپنے پرانے جھوٹھے مذہب اور گناہوں کو ترک کرکے عیسیٰ پر ایمان لائے اور حیات ابدی حاصل کی جب تک حواریوں نے روح القدس سے یہہ بپتسمہ نہیں پایا تب تک تو بیشک اِس کام کے لایق نہ تھے - لیکن جس دن سے کہ یہہ بپتسمہ پایا جسکا ذکر یوحنا بپتسمہ دینے والے نے کیا کہ میں تمکو پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں لیکن تمہارے درمیان ایک ہی جو تم کو روح القدس سے بپتسمہ دیگا تب سے وے تمام الہام سے بولتے تھے اور اُنکی بات قبولیت کے لایق تھی - لیکن سُنو کہ عیسیٰ نے بطرس کو کیوں شیطان کہا - واضح ہو کہ مسیح اپنے شاگردوں کو سکھلاتا تھا کہ میں یروسلم میں جاکر دکھ اُٹھاؤنگا - تب بطرس نے اُسے جھنجھلا کر کہا کہ اے خداوند تیری سلامتی ہو تجھ پر یہہ کبھی نہ ہوگا - اور معلوم ہو کہ عیسیٰ خاص کرکے اِس کام کیواسطے دنیا میں آیا تھا کہ اپنی جان دیکر گنہگاروں کے لئے جو ایمان لاویں نجات تیار کرے - اور اِس نجات کے لئے خداوند اُسکو قایم رکھتا ہی اور شیطان خدا کا مخالف ہی خاص کرکے اِس نجات کو روکنے میں اور گنہگاروں کو برباد کرنے میں خدا کی مخالفت اور دشمنی کرتا ہی - پس جب مسیح نے دیکھا کہ بطرس اِس کام سے مجھکو روکتا ہی اور کہتا ہی کہ تیری سلامتی ہو یہہ تجھپر کبھی نہوگا تو اُسے کہا حق ملامت کی اور کہا کہ اے شیطان مجھسے دور ہو - پوشیدہ نرہے کہ مسیح عیسیٰ کے نام کے سوا کوئی دوسرا نام بخشا نہیں گیا کہ جس سے ہم نجات پاویں - اور عیسیٰ ہمکو سکھاتا ہی کہ جو کوئی اِس نجات کے کام کو روکے وہ خدا اور آدمیوں کا دشمن ہی - اور اُسکے لئے شیطان کے نام سے کوئی اور بہتر نام نہیں ہوسکتا - پھر چاہئے غور ہو کہ اگر حواری فریبی ہوتے تو بیشک وے کبھی اپنے حق میں نہ کہتے کہ عیسیٰ نے ہم میں سے کسی کو شیطان کہا ہی - اور اور ایسی بہت باتیں جو انجیل میں ہیں کبھی نہ لکھتے - اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وے سچے آدمی تھے اور اُنکی



باتیں اعتبار کے لائق ہیں اور یہہ جو انجیل متی کے ۲۶ باب ۲۹ آیت میں لکھا ہے کہ مسیح فرماتا ہے کہ میں انگور کا شیرہ پھر پیونگا اُس دن تک کہ تمہارے ساتھہ اپنے باپ کی بادشاہت میں نیا نہ پیوں اور اور بہت جگہہ لکھا ہے کہ بہشت میں کوئی بیاہ نہیں کرتا۔ اور جسم اور خون خدا کی بادشاہت کے وارث نہیں ہو سکتے۔ تو اُس جگہہ مسیح کی یہہ مراد نہیں ہے کہ جیسا میں اب تمہارے ساتھہ کھاتا پیتا ہوں اسیطرح بہشت میں تمہارے ساتھہ کھاؤں پیونگا بلکہ مراد یہہ ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ نیا آسمان اور نئی زمین ہوگی یعنے اور طرح کی زمین اور آسمان ہوگا کہ بہشت میں نیا یعنے اور طرح کی عید ہوگی کہ مسیح کے ساتھہ حقیقی اور دلچسپ صحبت ہوگی وے البتہ جنکی مزاج روحانی نہیں ہے وہ چاہتے ہیں کہ شراب اور عورتیں وغیرہ ہمکو ملیں۔ لیکن خدا اور مسیح اور فرشتوں اور مقدسوں کی صحبت ہی حقیقی عید ہے۔ اور اکثر لوگ یہہ سمجھتے ہیں کہ اِس آیت سے مسیح کی یہہ مراد ہے کہ جب میں پھر دنیا میں آؤنگا اُسوقت میں پھر تمہارے ساتھہ کھاؤں پیونگا +

لوقا کی انجیل ۱۸ باب سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ یریحو نام ایک جگہہ کے نزدیک جاتا تھا کہ ایک اندھے نے چلا کے کہا کہ اے عیسیٰ داؤد کے بیٹے مجھہ پر رحم کر۔ اور عیسیٰ نے اُسکو چنگا کیا لیکن متی کہتا ہے کہ جب وہ یریحو سے باہر آیا دو اندھے بیٹھے بھیک مانگتے تھے۔ اور عیسیٰ سے چلا کے کہا کہ اے عیسیٰ داؤد کے بیٹے ہم پر رحم کر۔ لوگ کہتے ہیں کہ ان باتوں میں اختلاف ہے لیکن اختلاف کچھہ نہیں۔ فرض کرو کہ جب وہ شہر میں جاتا تھا ایک آدمی نے چلا کے کہا کہ اے عیسیٰ داؤد کے بیٹے مجھہ پر رحم کر۔ اور اُسنے اُسکو تندرست کیا اُسنے جاکر اپنے دوستوں کو جو اندھے تھے یہہ خبر دی اور وے سویرے یہہ جانکر کہ عیسیٰ یروشلم کو جاتا ہے راہ میں بھیک مانگتے تھے۔ اور جب عیسیٰ نزدیک آیا اُسی طرح چلائے کہ اے عیسیٰ داؤد کے بیٹے ہم پر رحم کر۔ اور اُسنے اُنکو بھی تندرست کیا۔ ان باتوں میں کچھہ اختلاف نہیں پایا جاتا +

مرقس کی انجیل کے ساتویں باب میں لکھا ہے کہ عیسیٰ نے گلیل کے دریا کے پاس آکر ایک بہرے کو تندرست کیا۔ لیکن متی کے ۱۵ باب میں یہہ لکھا ہے کہ جب گلیل کے دریا کے پاس آیا تو وہ پہاڑ پر چڑھہ بیٹھا۔ اور بڑی بھیڑ لنگڑوں اندھوں گونگوں اور ٹنڈوں کو لیکر اُسکے پاس آئی۔ اور اُس نے اُن کو شفا بخشی۔ لوگ کہتے ہیں اس میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے لیکن کچھہ اختلاف نہیں ہے وہاں لکھا ہے کہ جب وہ دریا کے پاس آیا تھا اُس نے ایک بہرہ کو تندرست کیا اور پیچھے پہاڑ پر چڑھہ بیٹھا۔ اور جلدی اُس معجزہ کی خبر پھیل گئی۔ اور بہت لوگ سنکر اپنے بیماروں کو اُسکے پاس لائے۔ اور اُسنے اُن کو شفا بخشی +

اسبات پر بھی شک کرتے ہیں کہ یوحنا کی انجیل کی پچھلی آیت میں لکھا ہے کہ اور بہت سے کام جو عیسیٰ نے کئے اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں گمان کرتا ہوں کہ کتابیں دنیا میں نسما سکتیں۔ انتہیٰ۔ اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ یہہ مبالغہ ہے اور اُس کی مراد یہہ ہے کہ عیسیٰ نے بہت سے کام کئے ہیں جیسے جب بہت لوگ کسی جگہہ جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ دنیا جاتی ہے۔ اور بہت مفسرین سمجھتے ہیں کہ لفظ [illegible] جسکا ترجمہ سما سکتیں میں یہہ معنی دیتا ہے کہ لوگ قبول کر سکتے اور پڑھہ سکتے کہ کتابیں ہوتیں کہ دنیا کے لوگ اُن کو اپنی سمجھہ اور دل میں نہ رکھہ سکتے +

ایک اور اعتراض یہہ ہے کہ بیبل کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آدمیوں کا کلام ہے نہ خدا کا۔ کیونکہ اسمیں اکثر مصنف کہتے ہیں کہ میں کہتا ہوں جیسے میں پولوس تم سے کہتا ہوں وغیرہ لیکن چاہئے کہ خدا جس طرح چاہے اپنی مرضی ہم پر ظاہر کر سکتا ہے جب مسیح آسمان پر جانے لگا تو اُس نے شاگردوں کو کہا کہ میں روح القدس بھیجونگا اور وہ سب کچھہ جو میں نے کیا اور کہا تمہیں یاد دلاویگی پس ایسا ہی ہوا یعنے روح القدس آئی اور اُس نے اُنہیں یاد دلائی اور اُنہوں نے یہہ کتابیں لکھیں۔ پس جب روح القدس سے لکھیں گئیں تو ضرور خدا کا کلام ہوا۔ انجیل میں لکھا ہے کہ نبوت کی باتیں آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئیں بلکہ خدا کے مقدس لوگ روح القدس کے بولائے بولتے ہیں۔ اسکے یہہ معنے ہیں کہ خدا نے اپنی روح کے وسیلے اپنے بندوں کے دل میں کلام ڈال دیا اور اُنہوں نے خدا کی مرضی کے موافق اپنی اپنی کتابوں میں لکھا ہے +

یوحنا کی انجیل کے ۱۴ باب ۱۲ آیت میں لکھا ہے کہ عیسیٰ نے فرمایا کہ جو مجھہ پر ایمان لاتا ہے جو کام کہ میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا۔ اور اُن سے بھی بڑے کام کریگا۔ اور پھر مرقس کی انجیل ۱۶ باب ۱۷ آیت میں لکھا ہے کہ وے جو ایمان لاوینگے وے میرے نام سے دیوؤں کو نکالینگے اور بیماروں کو چنگا کرینگے وغیرہ جہاں پہلی آیت میں جو لکھا ہے کہ یعنے جو مجھہ پر ایمان لاتے۔ یونانی انجیل میں یوں لکھا ہے [illegible] جسکا ٹھیک یہہ ترجمہ ہے کہ وہ ایمان لانیوالا۔ اور پچھلی جگہہ میں لکھا ہے [illegible] یعنے اُن ایمان لانیوالوں یعنے ایمان لانیوالے کرامتیں کرینگے جیسا کہ کوئی کہے کہ انگریز لوگ ہندوستان میں حکومت کرتے ہیں اس سے یہہ نہیں پایا جاتا کہ ہر ایک انگریز اُس ملک کا حاکم ہے۔ اسیطرح یہہ ثابت نہیں ہوتا کہ تمام ایمان لانیوالے کرامتیں کرینگے۔ اور بیشک مسیح کے حواری وغیرہ جو اُسوقت موجود تھے اور بہت عیسائی لوگ تھوڑے زمانہ میں بھی بیشمار کرامتیں کرتے تھے اس میں مسیح کی بات پوری ہوئی +

ایک محمدی مصنف کہتا ہے کہ عیسیٰ نے اپنی والدہ کو جھڑکا اور کہا کہ عورت چلی جا میں نہیں جانتا کہ تو کون ہے۔ اور پھر یہہ کہ عیسائی نے پلیدی پاکی کا کچھہ فرق نہیں کیا۔ ایسی باتوں کا ہم کیا جواب دیویں۔ مگر یہہ کہ یہہ سب بہتان ہے۔ بیشک جب مریم نے چاہا کہ عیسیٰ میری مرضی کے موافق ایک معجزہ دکھلاوے تو مسیح نے اُسکو کہا کہ اے عورت مجھے تجھہ سے کیا کام۔ باقی آیندہ

منقولات

سات بھایوں کا تذکرہ

ہم ذیل کا مندرجہ ذیل انتخاب تواریخ کلیسیا سے صیغہ منقولات میں درج کرتے ہیں کیونکہ اس مضمون سے نیک مزاجی اور صدق دلی حاصل ہوتی ہی +

شہر فلسیتاس نامی ایک بیوہ تھی جو شہر روم کی باشندہ تھی اُسکے گھر کے چراغ کو خدا تعالیٰ نے سات بیش قیمت لعلوں یعنے فرزندوں سے روشن کیا تھا۔ یہہ عورت نہایت پارسا اور خدا پرست تھی اور اپنے شوہر کی وفات کے بعد اپنا سارا وقت فرزندوں کی بہتری میں صرف کرتی تھی یہاں تک کہ اُسکے نیک کاموں اور اُسکے لڑکے کی تعلیم کے طرز و انداز سے کتنے بت پرستوں نے متعجب ہوکے دین مسیحی کو اختیار کیا تھا اس سبب سے بتوں کے پاسبان اُس سے نہایت رشک اور ناراض ہوئے اور شاہنشاہ کے حضور فلسیتاس کی نسبت یہہ فریاد لیجا کر عرض کی کہ چونکہ ہمارے دیوتے ہم سے نہایت ناراض اور غصہ ہوگئے ہیں اس لئے اُنکو راضی کرنے کے لئے یہہ ضرور ہو کہ یہہ بی بی اور اُسکے لڑکے اُنکو قربانی گذرانیں سو وہ عورت اور اُسکے لڑکے شہر کے حاکم کے حضور جسکا نام پبلیس تھا حاضر لائے گئے۔ حاکم نے اُسے قربانی گذراننے کے باب میں تحریک کی اور حتی الامکان اُسے ترغیب بھی دی لیکن اُسنے کہا کہ جو چاہیں سو کریں مجھے اسکی کچھہ پرواہ نہیں ہی میں ہرگز یہہ کام نکروں گی تب اُس نے اُسکو اُسکے لڑکوں کو سخت عذاب سے قتل کرنیکے خوف سے ڈرایا لیکن اُسپر بھی اُسنے سنجیدہ جواب دیا کہ اگر وہ مسیح کے امانت دار رہیں تو وہ اُسکے ساتھہ ابدالاباد زندگی بسر کرینگے لیکن اگر وہ بتوں کو قربانی چڑھائیں تو ہمیشہ کا عذاب اُنکے لئے دھرا ہی +

دوسرے دن اُسنے اُسے پھر بلا بھیجا اور اُسکی منت کی کہ اپنے بچوں پر جو محض نابالغ ہیں رحم کر پھر اُسنے کہا کہ میری بہتری اس میں کہ وہ بتوں کو قربانی گذرانیں اور مسیح کے لئے اپنی جان نہ دیں زیادہ ثابت ہوگی تب اُسنے اپنے بچوں کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ ای میرے بیٹو آسمان کی طرف جہاں کہ مسیح اپنے مقدسوں کے ساتھہ ہی اور جو تمہاری بھی انتظاری کرتا ہی نگاہ کرو۔ اُسکی محبت میں ثابت قدم رہو +

تب پبلیوس نے اُسے کوڑے مارنیکا حکم دیا اور اُسکے لڑکوں کو ایک ایک کرکے اپنے پاس بلایا اور انہیں مسیح کا انکار کرنیکے باب میں اپنے مقدور بھر سمجھایا لیکن اُنہوں نے اُسکو کہا کہ ایسا کرنا نہایت ہی نادرست اور نازیبا ہی اور ہم مسیح کی محبت کو کبھی فراموش نہیں کرسکتے۔ اس پر اُسنے انہیں پٹوا کر پھر قیدخانہ میں بھیجوا دیا اور اسکے بعد حاکم نے اس مقدمہ میں زیادہ دست اندازی کرنے سے ناواقف ہوکر اُنکی کیفیت کو شاہنشاہ کے حضور پیش کیا جس پر اُسکو یہہ حکم ملا کہ وہ اُنکو متفرق موت سے مارے جانے کے لئے بھیجدے الغرض ایک اُن بیچاروں میں سے ایسے کوڑوں سے جنکے لڑونکے سرے والے میں شیشے کے ٹکڑے زیادہ تکلیف دینے کی غرض سے بندھے ہوئے تھے پیٹا جاکر ہلاک ہوا اور دو لاٹھیوں کی ضرب سے مارے گئے اور ایک کراڑے پر سے دھکیلا گیا اور تین کا سر اُنکے تن سے جدا کیا گیا اسکے چار مہینے کے بعد فلسیتاس کا بھی سر کٹوایا گیا اور تب وہ بھی اس دار ایذا رساں سے گذر کر اپنے نجات دہندہ کے حضور اپنے پیارے فرزندوں میں جا ملی +

اخبارات ملکی و ولایتی

کابل اخبار عام میں لکھا ہی کہ کابل سے جو خط آیا اُس سے معلوم ہوا کہ امیر صاحب نے چالیس ہزار روپیہ خواجگان حرم اور ساٹھہ ہزار روپیہ سوداگران کابل سے قرض لیا ہی یہہ ایک لاکھہ روپیہ اُس فوج کے لئے لیا ہی جو نوروز خان خسرپورہ امیر صاحب کی سرکوبی کے واسطے منتخب ہوئی ہی امیر صاحب کا اب کی دفعہ پختہ ارادہ ہی کہ نوروز خان کو گرفتار کریں اور افغانستان کا راستہ کشادہ رکھیں چنانچہ سوداگران کے نام امیر صاحب کے پروانے جاری ہوگئے ہیں اور حکم عام دیدیا ہی کہ جسکا جی چاہے ہندوستان کی تجارت کرے راستہ کابل کا کھلا ہی۔ اسی امنیت کے سبب چند سوداگروں کا مال کابل سے آنیوالا ہی اور پشاور سے بھی تجارتی مال کابل کو روانہ کیا گیا ہی ملک مینہ امیر صاحب ابھی فتح نہیں کرسکے پہلے امیر صاحب کی فوج نے چند گانوں فتح کر لئے تھے اب وے بھی اُنکے قبضہ سے جاتے رہے +

انجن فرانس میں ایک حکیم نے بیس برس کے تجربہ کے بعد ایک ایسا انجن بنایا ہی کہ اُسمیں آگ اور دخان کی کچھہ ضرورت نہیں ہی اسمیں قوت محرکہ آفتاب کی شعاع سے اخذ کیجاویگی کہ کمال اسیکا نام ہی +

روس ایک کارسپانڈنٹ مقام برلن سے اخبار ٹائمز کو لکھتا ہی کہ روسی بے شمار فوج ترکستان میں بڑھاتے چلے آتے ہیں روسیکی فوج جو اب ترکستان میں ہی اُسمیں تیس ہزار آدمی ہیں اور جو حال میں واقعیں فوقند میں پہنچیں اُس سے صاف ظاہر ہی کہ اسقدر فوج وہانکے واسطے کافی نہیں ہی فوقند میں سیردریا کے جنوبی جانب گو فرقے علیحدہ علیحدہ ہیں اور اُنکے مختلف مذہب ہیں مگر روسیوں کے روکنے کے واسطے اُنہوں نے اتفاق کرلیا ہی اسی مقام ننگن میں روسیونکی نسبت یہاں کے لوگوں نے چاہا تھا کہ اُسپر چڑہائی کرکے لیلیں اور اس غرض سے قوم چاک نے چڑہائی کی تھی تین دن تک برابر جنگ رہی آخرکار روسیوں نے فتح پائی اور یہہ کارروائی ہوئی

گر روسیوں نے اُس مقام کو گولوں سے اوڑا دیا اب اُس مکان کے اور یہہ لوگ زیر ہوگئے ہیں +

روسیوں کا ارادہ ہی کہ جہاں جہاں احتمال فساد کا ہو وہاں بہت سی فوج رکھیں +

فرانس اخبار نامہ آور کے نامہ نگار پیرس نے لکھا ہی کہ سلطنت جرمنی کا ارادہ ہی کہ ملک لارین پھر فرانس کو پھیر دیویں اور اُسکے عوض میں بیس لاکھ فرانگ لیویں۔ کیونکہ یہہ ملک جب سے ضبط ہوا ہی تب سے تباہ حال ہی لیکن سُنا گیا کہ فرانس والے اس امر کو قبول نہیں کرتے +

لوٹ آمدہ تار برقی بمبئی سے معلوم ہوا کہ پٹھانوں کا قافلہ ہندوستان سے قندہار کو جاتا تھا اُنکے پاس بیش بہا مال و اسباب تھا قریب موضع قطع لُسپر گوہر خان برجانی نے حملہ کیا اور لوٹ لیا۔ بعد لوٹ گھسوٹ کے طرفین میں سخت لڑائی ہوئی۔ دو سو پٹھانوں میں سے ۲ زندہ بچے باقی مارے گئے +

زراعت جو رپوٹیں بابت کاشتکاری کے دیکھی گئیں وہ بہ نسبت ہفتہ گذشتہ کے نہایت عمدہ ہیں۔ مگر مدراس میں احتمال ہی کہ کسیقدر کم پیداوار ہو کیونکہ وہاں متواتر بارش ہوئی +

طوفان جزائر فلی کی سے خبر آئی کہ ایک بہت بڑا طوفان وہاں آیا جسکے صدمہ سے دو سو پچاس آدمی ہلاک ہوگئے اور تین ہزار آٹھ سو گھر تباہ ہوئے زراعت بالکل برباد ہوگئی اور ہزارہا جانور مرگئے اب یہاں کے لوگوں کو اپنی اوقات بسر کرنا نہایت مشکل ہی +

نئی دریافت روسیوں نے جو ملک ترکستان میں فتوحات سے حاصل کیا ہی اُسکے انتظام ملکی میں مشغول ہیں اور بہت سے عجائبات بھی دریافت کرتے جاتے ہیں۔ چنانچہ فی الحال بحیرہ سین کے مشرقی جانب انکو کچھ کھنڈرات پورانے شہر کے معلوم ہوئے وہاں اکثر مینار وغیرہ شکستہ پڑیں ہیں۔ افسران روس نے جو رپورٹ سینٹ پیٹرز برگ میں بھیجی ہی اُس سے معلوم ہوا کہ وہ شہر کیسوفت میں مسلمانوں کے قبضہ میں تھا اور آبادی میں بڑا وسیع اور زرخیز تھا۔ چنانچہ کچھ آثار ایک نہر کے بھی وہاں پائی گئی۔ اس نہر کی نسبت ترکمان لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہہ نہر تمام علاقے میں بہتی تھی اور تمام گرد نواح کو سیراب کرتی تھی۔ بعض بعض جگھوں میں تالابوں کے نشان بھی معلوم ہوئے ہیں۔ اور ایک نل جسکے ذریعہ سے تمام شہر میں عمدہ پانی آتا تھا وہ بھی معلوم ہوا ہی۔ روس والوں نے میناروں وغیرہ کے کتبات لکھکر یورپ کے عالموں اور فاضلوں کے پاس روانہ کئے ہیں اُمید ہی کہ اُن سے اور بھی حالات معلوم ہونگے +

معافی محصول حضور گورنر جنرل نے باجلاس کونسل حکم دیا ہی کہ چینی مٹی اور ادویہ جو ہندوستان میں کاغذ بنانے کیلئے آتی ہیں اُسپر محصول نہ قائم کیا جائیگا۔ مگر شرط یہہ ہی کہ محصول لینے والوں کا اطمینان کر دیا جاوے کہ حقیقت میں کاغذ بنانے کے واسطے چینی مٹی وغیرہ ہی +

لارڈ لٹن صاحب بہادر سُنا ہی کہ ۲۵ جنوری کو حضور مارکویس آف سلبری نے تار برقی کے ذریعہ سے پیغام بھیجا ہی کہ لارڈ لٹن بڑودہ بمبئی کلکتہ میں دوسری اپریل کو پہونچجانے میں اور لارڈ نارتھ بروک بھی اسی راستہ سے ولایت کو واپس تشریف لیجاینگے +

گمنام خط سر سالار جنگ کے نام آج کل گمنام خط اس مضمون کے آتے ہیں کہ مولوی محمد زمان خاں کی طرح آپ کو بھی شہید کیا جاویگا +

خوشنودی لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی نے ایک پرچہ ابنزادی گزٹ کا مشتہر فرمایا ہی کہ میں اُن افسروں سے نہایت خوش ہوا جو شہزادہ صاحب کی خاطر و تواضع میں ہمہ تن معروف و شریک تھے +

رزیڈنٹ حیدرآباد دکھن کلکتہ میں اس غرض سے مقیم ہیں کہ صوبہ برار بالکل سرکار انگریزی کے قبضہ میں کر لیا جاوے چنانچہ اسباب میں ایک رپورٹ بھی تیار ہوئی ہی +

پیمایش بحکم پانیر مطبوعہ ۲۲ جنوری سنہ حال میں لکھا ہی کہ گورنمنٹ پنجاب نے حکم دیا ہی کہ ایک انجنیر دریا سوک کی پیمایش کرے اور اس سے یہہ غرض ہی کہ اگر ممکن ہو تو وہ مشکلیں دور کیجاویگی جو راستہ کا خرچ میں پڑتی ہیں اور دریا سے آمدرفت ہوجاویگی کیونکہ فی الحال کاشغر کے راہ میں دو تین گھاٹیاں ایسی پڑتی ہیں کہ جسمیں اکثر برف گرا کرتا ہی +

دفینہ اخبار روہیہ سے واضح ہوا کہ مقام پپائی میں ایک جگھہ چند مزدور زمین کھود رہے تھے۔ زمین کے اندر سے بہت سا اسباب اگلے دفینوں کا از قسم ظروف وغیرہ نکلا اور کسیقدر برتن سونے چاندی کے اور دوسری چیزیں مثل گلاسوں اور رکابیوں اور نمکدان چاندی کے اور آئینہ اور چمچے اور ایک صندوق سونے کا تھا اُسمیں روپے بھرے ہوئے تھے۔

یہہ سب قیمتی اسباب اگلے زمانہ کا بنا ہوا نکلا ہی +

یورپ کی فوج مسٹر لو فور فرانسین نے لکھا ہی کہ تمام سلاطین یورپ کی فوج فی الحال ۹۲۳۵۰۰۰ موجود ہی خرچ اس فوج کا ۰۰۰۰۰ ۳۴۱۰ فرانگ ہی اور جبتک یورپ کا حال ایسا ہی رہیگا جیسا کہ اسوقت ہی تو اس فوج میں کمی نہیں ہو سکتی +

ریل رنگون سے مقام پردم تک شرک ریلوے کا بننا تھوڑا عرصہ ہوا کہ شروع ہوگیا تھا۔ اب وہ بیس میل تک تیار ہوگئی ہی یہہ بات قابل تعریف ہی اور اس سے صاف ظاہر ہی کہ کس قدر دل سے گورنمنٹ برہما کام کرتی ہی یقین ہی کہ اس سال کے آخیر میں ریل جاری ہوجاویگی +

کوہ ناگا۔ کوہ ناگا کی پیمایش بوجہ قضا کرنے کپتان بٹلر صاحب کی ملتوی نکیجاویگی مسٹر ہائیڈ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ آسام ایک گروہ کے ساتھ بطور سول افسر کے تعینات ہوئے ہیں اور کرنیل ملک

صاحب گوہ گھاٹ سے پہاڑ پر واپس آئے ہیں تاکہ مقام اُکھا کی فوج کا انتظام کریں +

پروشیا پروشیا والوں نے اس امر کا انتظام کیا ہے کہ جب کسی سے لڑائی ہو تو سب سے پہلے مخالف کی ریلوے غارت کر دی جائے ہر ایک اسکواڈرن رسالہ کو اُنہوں نے اوزار ضروری واسطے توڑنے ریل کے دئے ہیں اور اُنکے نام ہدایت جاری کی ہے کہ جس وقت ٹرین کا غارت مناسب معلوم ہو تو کچھ سپاہی فوج کے انجن کو لین میں لیجا کر اپنے اوزاروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں اور گاڑیوں کے اُلٹی طرف سے زنجیریں نکال لیں یا اپنے اوزاروں سے ۱۰ منٹ کے عرصہ میں تمام ریل کو توڑ پھوڑ کر ایک جگہہ ڈھیر لگا دیں تاکہ جب تک درست نکیجاوے پھر وہ کسی کام کی نرہے +

اہل پروشیا کے جسقدر دل بڑھے ہوئے ہیں اُسیقدر بڑے بڑے منصوبہ باندھتے جاتے ہیں خدا انجام بخیر کرے +

مصر چند روز ہوئے کہ مصر کی فوج مقام زیلاسے رئوف پاشا کے بچانے کے لئے گئی تھی مگر اُس سے کچھ مدد اپنے پاشا کی نہو سکی کیونکہ مصریوں کی مخالف قوم کالاس نے جمع ہوکر اُنکی فوج کو گھیر رکھا ہے اور ملک ہرار کی نواح کا قبضہ کر رکھا ہے +

افسوس ہے کہ مصر کی فوج نے ملک ستانی کی نسبت سے بڑی زک اُٹھائی +

لودیانہ

۱۴ فروری کو جناب ڈاکٹر ہنری فیلڈ صاحب مہتم اخبار ایونجلسٹ ساکن شہر نیو یارک واقع امریکہ نے یہاں قدم رنجہ فرما کر چھاپہ خانہ کو ملاحظہ فرمایا پھر اُسی رات کو دہلی کیطرف تشریف لیگئے یہہ صاحب اُنریبل سیرس فیلڈ صاحب جنہوں نے بڑے جد وجہد سے سمندری تار ایجاد کیا ہے برادر ہیں بطور سیر و سیاحت ہندوستان میں تشریف لائے ہیں اُنکی بھتیجی اُنکے ہمراہ تھی اُنکے خیالات جیسے اخبار مذکورہ بالا میں دیکھے گئے فی الحقیقت ویسے ہی ہیں۔ یعنے نہایت دیندار اور خداپرست آدمی ہیں۔ جتنے عرصہ صاحب ممدوح نے یہاں قیام فرمایا ہمکو اپنے اخلاق حمیدہ سے محظوظ فرمایا +

ہم دعا کرتے ہیں کہ صاحب موصوف بخوبی سیر و سیاحت کرکے اپنے وطن مالوفہ میں بخیر و عافیت پہنچیں +

۱۵ فروری کی راتکو اوسط درجہ کی بارش ہوئی علاوہ بارش کے ژالہ بھی

۱۶ فروری کو جناب صاحب کمشنر بہادر قسمت انبالہ برائے انفصال مقدمات سشن رونق افروز ہوئے۔ صاحب موصوف کے اجلاس میں دو مقدمے فیصل ہونگے جنکا حال ہفتہ آئندہ میں درج اخبار کیا جاویگا +

غزل

من تصنیفات منشی حسن علی سفیر

دوائی خونِ عصیاں چھٹنے کی ہم کو عطا کیسی
تپ عصیاں کو حاصل ہوگئی دم میں شفا کیسی

نہ معنے ذاتِ مخفی کے کسی صورت سے حل ہوتے
تیری صورت سے ظاہر ہوگئی شان خدا کیسی

یسوع کے نقد جان دینے سے مالا مال ہیں مومن
زر ایمان سے پُر ہے کیسہ قلب صفا کیسی

در عیسیٰ پہ ہو جا خاک یہہ اکسیر اعظم ہے
مُہوس ڈھونڈتا پھرتا عبث ہے کیمیا کیسی

میرا نخلِ تمنا بے ثمر تھا باغ عالم میں
سموم یاس نے دزات کی مجھپر جفا کیسی

نسیمِ لطف سے تیری گل مقصد کھلا اپنا
تجھے بارور ہی شاخ نخلِ مدعا کیسی

محبت میں تیری ہم مرتیں بس زندگی یہہ ہے
کسے کہتے ہیں جینا موت کیا ہے اور قضا کیسی

سفیر ابکیوں نہو سو جان سے قربان اُس منجی پر
کہ جسنے تیری خاطر کی ہے اپنی جاں فدا کیسی

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

منوہر لال تحصیلدار ایبٹ آباد ضلع ہزارہ کو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۳۷ کے بموجب دوم درجہ کے مجسٹریٹ کے اختیارات اور ایکٹ ۹ ۱۸۶۶ء کی دفعہ ۵ کے بموجب ہر قسم کے مقدمات میں جو تعداد یا مالیت میں ۳۰۰ روپیہ سے زیادہ نہوں تجویز اور فیصلہ کرنے کے اختیارات تفویض ہوئے +

جے ڈبلیو مکناب صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ انبالہ سے قسمت حصار کو تبدیل ہوا +

کرنیل ایس ایف گریہم صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ حصار سے قسمت ملتان کو تبدیل ہوا +

اے برانڈرتھ صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ ملتان سے قسمت جالندھر کو تبدیل ہوا +

گورنمنٹ گزٹ پنجاب کا حکم نمبری ۲۴۵۲ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۸۷۵ء فسخ ہوکر سی ایل ٹپر صاحب اسسٹنٹ کمشنر ۱۶ نومبر ۱۸۷۵ء بعد دوپہر سے اسسٹنٹ کمشنری پر واپس آیا اور وہ خاص کام پر عالیجناب مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے ساتھ لاہور میں رہا +

سی ایم رواز صاحب انڈر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب بطور انتظام چند روزہ ۲۹ جنوری ۱۸۷۶ء بعد دوپہر سے قایم مقام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب مقرر ہوا +

سی ایل ٹپر صاحب ۲۹ جنوری ۱۸۷۶ء بعد دوپہر سے سی ایم رواز صاحب کی جگہہ قایم مقام انڈر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب مقرر ہوا +

میر اکبر علی ڈپٹی کلکٹر کرنال ڈویژن مغربی نہر جمن کو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۳۴ کے بموجب درجہ سوم کے مجسٹریٹ کے اختیارات تفویض ہوئے۔ ان اختیارات کو وہ ایکٹ ۱۸۷۳ء کے بموجب اُس نہر کی ڈویژن کی حدود کے اندر استعمال کریگا جس سے وہ اسوقت متعلق ہے +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا

